اسی مجلّہ کے انگریزی حصہ میں بھی تین آرٹیکل موجود ہیں پہلا آرٹیکل بعنوان "سید راس مسعود ،ایک منتقی اور نظریاتی مفکر" ڈاکٹر منیر واسطی کا تحریر کیا ہوا ہے جس میں راس مسعود کی نظریاتی فکر کو اجاگر کیا گیا ہے، دوسرا مضمون ڈاکٹر غلام رسول میمن کا تحریر کردہ ہے جس کا عنوان ہے "یونیورسٹی کے طلباء میں خوف وہراس" ڈاکٹر صاحب چونکہ خود استاد ہیں اور شعبہ تعلیم کے سربراہ ہیں اور وہ طلباء کی کیفیت کو بخوبی جانتے ہیں اس لئے ان کا کہا واقعی وزن رکھتا ہے تیسرا مضمون "نا مک کمال، اپنے عہد کا شاعر" ڈاکٹر انیس تو یرو اسطی کا تحریر کیا ہوا جو اپنے موضوع کا مکمل احاطہ کرتا ہے، یہ مجلّہ اعلیٰ کاغذ پر خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ چھاپا گیا ہے اہل علم اس سے ضرور استفادہ فرمائیں۔

زیر نظر مجموعہ رویت ہلال کمیٹی کے چیرمین اور تنظیم المدارس کے سربراہ مفتی اعظم پاکستان پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن صاحب کے فتووں پر مشتمل ہے، اس سے مجموعی طور پر ۲۷ مختلف عنوانات پر ۹۷ مختصر ومفصل فتوے ہیں، جن میں کئی فتوے تو بہت ہی اہم ہیں جو عہد حاضر کے تقاضوں کی نمائندگی کرتے ہیں جیسے کتاب العقائد میں "غیر مسلموں سے معاملات وموالات کو زیر بحث لا کر اسلاف کے مختلف اقوال کو اپنی تائید میں نقل کرکے حق کو کیا ہے کہ رخصت کہاں تک ہے اور ممانعت کہاں ہے، یہ تحقیق خاص طور پر مسلم وزراء اور یورپ میں مقیم مسلمانوں کو ضرور پڑھ لینی چاہیے، جن کو غیر مسلموں کی مذہبی تقریبات میں بامر مجبوری یا جذبہ خیر سگالی کے تحت لازماً شریک ہونا پڑتا ہے اسی طرح کتاب المساجد میں ایک فتویٰ جو کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کے حوالے سے ہے بہت ہی اہم ہے، جس کی بیشتر جزئیات پر اقوال سلف سے استنباط کرکے بعض صورتوں میں اس کے جواز کا فتویٰ دیا گیا ہے۔

نام کتاب	تفہیم المسائل جلد چہارم
مصنف	پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن
صفحات	۴۸۰
تاریخ اشاعت	دسمبر ۲۰۰۷ء
قیمت	۳۰۰ روپے
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، کراچی

کتاب الزکوٰۃ میں دو فتوے عہد حاضر کے حوالے سے نہایت اہم ہیں کہ "کیا ہسپتال کو دی

گئی زکوٰۃ کی رقم سے آلات طب خریدنا، یا زکوٰۃ کی رقم سے کوئی مشین خرید کر ہسپتال کو دینا جائز ہے یا نہیں ؟؟ اس کا انتہائی جامع جواب دیا گیا ہے، ہسپتال کے منتظمین کو اس فتوے کے مطابق عمل کرنا چاہیے تاکہ کوئی ابہام نہ رہے، مگر کیا این جی اوز بھی اس فتوے پر قیاس کرکے ایمبولینس یا میت گاڑیاں، یا رسل ورسائل اور منتظمین وملازمین کے آنے جانے کیلئے گاڑیاں خرید سکتے ہیں؟ یا زکوٰۃ کو طریق مذکور پر پٹرول، کرایا اور ملازمین کی تنخواہ میں صرف کر سکتے ہیں؟ ملازمین سے مراد عاملین نہیں، اگر قبلہ مفتی صاحب کسی اور موقع پر اس کی توضیح فرمادیں تو مناسب ہوگا، اس لئے کہ بعض این جی اوز نے زکوٰۃ فنڈ سے ذاتی سفر کیلئے بڑی بڑی گاڑیاں خریدی ہوئی ہیں اور پھر محافظ اسلحہ برداروں کو تنخواہ بھی اسی فنڈ سے مہیا کی جاتی ہے۔

کتاب النکاح میں تحلیل شرعی کے حوالے سے جاری کیا گیا فتویٰ مفصل اور جامع ہے، مگر ایک بات کہ عرف عام میں حلالہ کے لیے جو نکاح کرایا جاتا ہے تو ناکح اور منکوحہ اور ان کے سرپرستوں کے ذہن میں یہ طے شدہ امر ہوتا ہے کہ لازماً طلاق ہوگی، مفتی صاحب نے ایسے نکاح کی نفی کی ہے اور یہی بات کتاب الطلاق میں بہت ہی عمدہ طریقہ سے بیان کی گئی ہے کہ بقرہ آیت ۲۳۰ میں زوجاً غیرہ میں "ہ" ضمیر مذکر زوج اول کیلئے نہیں بلکہ دوسرے شخص کیلئے ہے، آپ حلالے کے متعلق نہ سوچیں، نیز صحت نکاح کیلئے احناف کے نزدیک گواہوں کا ہونا شرط ہے جبکہ امام مالک کے نزدیک گواہوں کی موجودگی نہیں بلکہ اعلان شرط ہے اور اگر ناکح نے گواہوں کو گواہی ظاہر نہ کرنے کو کہا تو نکاح نہیں ہوگا، میرے خیال میں اگر ناکح گواہوں کو گواہی کے اظہار سے منع کردے تو پھر (Love Marriage) اور (Court.Marriage) جیسے نکاح بھی کالعدم متصور ہونگے کیونکہ مشاہدہ یہ ہے کہ ایسے نکاحوں کو ایک عرصہ تک خفیہ رکھا جاتا ہے اور گواہوں سے بھی اسے خفیہ رکھنے کی درخواست کی جاتی ہے جبکہ چوری چھپے تسکین بھی حاصل کی جاتی ہے، اس جواب میں اگر نکاح فاسد و باطل میں فرق اور نکاح موقوف جیسی اصطلاح کی وضاحت کردی جاتی تو عام قارئین کیلئے سمجھنا آسان ہوجاتا۔

کتاب الطلاق میں، طلاق ثلاثہ کے بعد شوہر اول سے نکاح کا حکم، خلع اور حق حضانت، مشروط طلاق، زوج مفقود الخبر، خلع تحریری طلاق نامہ لڑکی کو نہ ملے تب بھی طلاق واقع ہوجاتی ہے، انکار طلاق کی شکل میں شرعاً کیا حکم ہے؟ فیملی کورٹس کے فاضل جج صاحبان کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش وغیرہ اہم ترین فتوے ہیں، عوام الناس کم علمی اور ناقص فہمی کے باعث مذکورہ مسائل میں الجھے رہتے ہیں کہ لڑکے نے طلاق نامہ بھیجا تھا مگر لڑکی نے وصول نہیں کیا یا اسے نہیں ملا، عورت دعویٰ کرتی ہے کہ میرے

شوہر نے مجھے طلاق دے دی ہے مگر مرد انکار کرتا ہے، اسی طرح شوہر بیرون ملک گیا تھا مگر پانچ چھ سال سے رابطہ منقطع ہے وغیرہ وغیرہ ایسے تمام سوالات کے شافی جوابات موجود ہیں، یہاں میں نے مفتی صاحب کے فتاویٰ تفہیم المسائل کی پہلی تین جلدوں کو پھر سے دیکھا ہے کاش کہ اگر چاروں مجلات میں سے کتاب النکاح اور کتاب الطلاق کے جملہ فتوؤں کو الگ کتابی شکل میں شائع کر دیا جائے تو عوام کی بھلائی کیلئے مستحسن اقدام ہوگا۔ اسی طرح کتاب الفرائض میں میراث اور اس کی تقسیم کے حوالے سے ۲۰ مختلف مجمل اور مفصل فتوے ہیں اور ہر فتوے کی نوعیت مختلف ہے، بہر حال کتاب مجموعی طور پر ۱۲ فصول پر مشتمل ہے، تمام فتوے عام فہم اور آسان زبان میں ہیں جبکہ انداز تحقیق جدید اور منفرد ہے، مناسب کاغذ پر، مضبوط جلد اور چار رنگ خوبصورت ٹائٹل سے مزین چھاپی گئی ہے، اہل علم اس سے ضرور استفادہ فرمائیں اور اپنی لائبریری کی زینت بنائیں، قیمت بھی مناسب ہے۔

بقیہ رنگ خیال

پیس ٹی وی کی بحالی کی اپیل

پیس ٹی وی، عالم اسلام کا نمائندہ ٹی وی ہے۔ جسے تقابل ادیان کے عالمی شہرت یافتہ اسکالر ڈاکٹر ذاکر نائیک چلاتے ہیں۔ قرآن وحدیث کی بنیاد پر غیر جذباتی انداز میں پروگرام پیش کرنا، اس چینل کا طرۂ امتیاز ہے۔ بین المسالک وبین المذاہب رواداری اس کا شعار ہے، انٹرفیتھ ڈائیلاگ، جسے مغربی میڈیا وقت کی ضرورت قرار دیتے نہیں تھکتا، یہ اسی ڈائیلاگ کی بہت عمدہ مثال ہے۔ پاکستان میں اس چینل کا اچانک بند ہو جانا، معاشرے کے سنجیدہ حلقوں میں تشویش اور اضطراب کا باعث بنا ہے۔ پاکستان میں جہاں مختلف نوعیتوں کے چینلز چل رہے ہیں۔ ان میں سب چینلز کا چلتے رہنا اور صرف اسی چینل کا بند ہو جانا نہ صرف قابل افسوس امر ہے بلکہ لائق ندامت بھی ہے۔ قانونی اور اخلاقی ضابطوں کی پابندی بجا، مگر کیا ایک عمدہ، معیاری اور لائق تقلید اسلامی چینل کو بند کرنے کے لئے یہ وجہ جواز کافی ہے؟ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے اس مسئلہ کو سمجھنے کی اشد ضرورت ہے۔ تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔ نیکی اور خدا کے قانون کی پاسداری میں ایک دوسرے کی مدد کرو بدی اور سرکشی (قانون شکنی) میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔ کیا ہمارے ساختہ قوانین اتنے معیاری ہو گئے ہیں کہ اس کی روشنی میں، ہم صحیح اور غلط کی تمیز، بایں طور کریں کہ اگر اس کی زد میں خود حق وصواب بھی آجائے تو ہم کوئی خیال نہ کریں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ بعض معاملات ایسے ہوتے ہیں کہ جہاں انسانی قانون خود کسی رہنمائی کا محتاج ہوتا ہے۔ اور شاید یہ وہی معاملہ ہے۔ اس لئے حکومت پاکستان سے ہماری اپیل ہے کہ پیس ٹی وی کی نشریات معمول کے مطابق بحال کی جائیں۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمدؒ

سرپرست اعلیٰ: امام ربانی فاؤنڈیشن، کراچی　ادارۂ مسعودیہ، کراچی　ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی

برادرم محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد شکیل اوج زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرصہ ہوا عنایت نامہ موصول ہوا تھا، یاد آوری کا ممنون ہوں سہ ماہی التفسیر بھی موصول ہوا مگر شاید کوئی لے گیا پھر نہ مل سکا۔ تحقیقی رسائل کا فقدان ہے اگر یہ تحقیقی پرچہ ہے تو اچھی کوشش ہے۔ مغربی تہذیب وتنقید میں ادب کا کوئی عنصر نہیں۔ مشرقی تہذیب وتنقید میں ادب کا عنصر ہے بے باک تنقید سے مسائل پیدا ہوتے ہیں، تنقید کا مقصد اصلاح ہے نہ کہ فساد۔ مخلصانہ اختلاف اور ہمدردانہ اصلاح سے کوئی معقول انسان ناراض نہیں ہو سکتا۔

آپ کی پچھلی فکری زندگی موجودہ زندگی سے کچھ مختلف معلوم ہوتی ہے۔ کیا وہ اچھی نہ تھی اس میں عشق بھی تھا اخلاص بھی تھا اور ادب بھی تھا۔ فقیر دعا کرتا ہے کہ مولا تعالیٰ آپ کی فکر و دانش کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ہم سب پر اپنا فضل وکرم فرمائے (آمین)

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

نوٹ: افسوس کہ اس مکتوب گرامی کے ایک ہفتے بعد ڈاکٹر صاحب کا وصال ہو گیا۔
اللہ انہیں غریق رحمت کرے۔ (آمین)

ڈائری —— پروفیسر ڈاکٹر محمد شکیل اوج

سلام اُس پر کہ جس نے طبقۂ نسواں پہ رحمت کی

پاکستان کے مشہور چینل جیو ٹی وی نے ربیع الاول کے خصوصی پروگراموں میں ایک پروگرام "محسنِ خواتین" کے نام سے پیش کیا۔ جسمیں مجھے بھی بطور اینکر مدعو کیا گیا اور پندرہ پندرہ منٹ کی تقریریں اکٹھی ریکارڈ کروائی گئیں۔ یہ علمی نوعیت کی تقریریں، خواتین کے تعلق سے جداگانہ عنوانات پر تھیں۔ پہلی تقریر جو ۱۹ مارچ کو شام سات بجکر پندرہ منٹ پر نشر ہوئی، اس کا عنوان تھا۔ "خواتین کی وراثت" میں نے اپنی تقریر میں کہا کہ اسلام سے قبل عربوں میں عورتوں کو انسان کم Commodity زیادہ سمجھا جاتا تھا اور بیوہ ہونے کے بعد انہیں مال وراثت کی طرح تقسیم کر لیا جاتا تھا۔ اسلام نے عورتوں کو نہ صرف مال وراثت بننے سے روکا بلکہ انہیں خود مردوں کی طرح مال وراثت میں شریک کیا۔ اور انہیں صاحب جائیداد ہونے کا اسی طرح حق دیا، جس طرح یہ حق مردوں کو حاصل ہے۔ میں نے بتایا کہ آیات وراثت میں تین جگہوں پر مردوں اور عورتوں کی وراثت کا پرسنٹیج ایک ہی رکھا گیا ہے یعنی بغیر Gender discrimination کے ہر دو اصناف میں مساوات کے پہلو کا لحاظ ہے۔ جس سے یہ اصول برآمد ہوتا ہے کہ مال وراثت میں عورت کو ہمیشہ بطور تکمیل جینڈر کے آدھا حصہ نہیں دیا گیا۔ بلکہ جہاں جیسی ضرورت محسوس کی گئی وہاں ویسا ہی حصہ دلوایا گیا ہے۔ اس لیئے اس مسئلہ کو عورت کی کمتری پر دلیل نہیں بنایا جاسکتا۔

دوسری تقریر جو ۱۸ مارچ کو نشر ہوئی، اس کا عنوان تھا "خواتین کا حق نکاح وطلاق" میں نے کہا کہ جس طرح مرد اپنی پسندیدہ عورتوں سے نکاح کرتے ہیں۔ اس طرح عورتیں بھی اپنے مطلوب مردوں سے نکاح کرنے کا حق رکھتی ہیں۔ ایجاب وقبول کا مطلب، دراصل یہی ہے کہ عورتیں اپنی آزاد مرضی سے نکاح کریں ورنہ ایجاب وقبول بے معنی ہوگا۔ ایجاب وقبول کی اصطلاح سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام جبری شادی کا مخالف ہے اور کمسنی میں شادی کا بھی نیز قرآن سے شادی کا بھی۔ کیونکہ "شادی اور جبر واکراہ" "شادی اور کمسنی" یہ دونوں ایک دوسرے کی ضدیں ہیں۔ کیونکہ کمسنی میں شادی، خواہ مرد کی ہو یا عورت کی وہ آزاد مرضی کی تنسیخ ہوتی ہے اس لیئے ایسی شادی کو اسلامی نہیں کہا جاسکتا، اور "قرآن سے شادی" نہ صرف عورتوں پر ظلم ہے بلکہ خود قرآن کی بھی توہین ہے۔ وہ قرآن کہ جس نے عورتوں کو نکاح کا اختیار بخشا ہو اسی قرآن کو اسی حق کے سلب کا ذریعہ بنانا خود قرآن کے ساتھ بہت بڑا ظلم ہے۔ میں نے یہ بھی کہا کہ قرآن نے مطلقہ اور بیوہ عورتوں کو یہ حق دیا ہے کہ وہ بغیر اذن ولی کے اپنے ذاتی اختیار سے جب چاہیں، نکاح کر سکتی ہیں البتہ کنواریوں کے سلسلے میں اس نے خاموشی اختیار کی ہے، جسکا انحصار واقعات وحالات کے اقتضاء پر ہے، جہاں جیسی ضرورت داعی ہو، وہاں ویسی ہی صورت اختیار کی جاسکتی ہے۔........ اسی طرح عورتوں کو مردوں کے حق طلاق کے مقابلہ پر حق خلع دیا گیا ہے، جو ایک پہلو سے اسی حق کے مماثل ہے۔ مطلب یہ کہ عورت اگر خلع کا مطالبہ کرے تو شوہر کو چاہئے کہ وہ اس کے مطالبۂ خلع کے وجوہ پر غور کرے اور اسکی شکایت کا ازالہ کرکے اسے اس مطالبہ سے باز رکھے اور اگر ایسا نہ کر سکے تو عورت کو طلاق دے دے، وگرنہ یہ حق، عورت کو عدالت سے حاصل کرنا پڑے گا۔ خواہ شوہر اس پر راضی ہو یا نہ۔ عدالت کے فیصلہ کے بعد عورت آزاد تصور

ہوگی۔ اسی کو فسخ نکاح کہتے ہیں۔

اور تیسری تقریر ۲۰ مارچ کو بعنوان "مساوات مرد وزن سے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات" نشر ہوئی۔ میں نے اس موضوع پر بات کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مرد وعورت دونوں کو یکساں میٹر اور میٹریل سے تخلیق کیا ہے۔ تخلیق کے پہلو سے کسی کو کسی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ تاہم بعض کاموں کی وجہ سے کسی صنف کو دوسری صنف پر فضیلت حاصل ہو جاتی ہے اور یہ بعض امور دونوں اصناف میں الگ الگ نمایاں ہیں۔ جو انہیں ایک دوسرے سے افضل ظاہر کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ جیسی اچھی اور بری صلاحیتیں مردوں کے پاس ہوتی ہیں۔ ویسی ہی اچھی اور بری صلاحیتیں عورتوں کے پاس بھی ہوتی ہیں۔ اس لیئے عورتوں کو برا سمجھنا اور مردوں کو اچھا سمجھنا یا اس کے برعکس سمجھنا غلط اور غیر اسلامی تصور ہے۔ میں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ فضیلت مرد یا عورت کی جنس کو نہیں بلکہ اس کردار کو حاصل ہوتی ہے، جو ان دونوں میں سے کسی کے پاس ہوتا ہے۔

بارہ ربیع الاول اور ہمارے موضوعات

پاکستان کے ایک اور معروف چینل ہم ٹی وی نے ۲۱ مارچ بمطابق ۱۲ ربیع الاول صبح دس بجے ایک لائیو پروگرام Morning withe Hum میں مجھے بطور Guest مدعو کیا۔ سوا گھنٹے کے اس پروگرام میں میں نے اپنی میزبان غزل کے مختلف سوالوں کے جوابات دیئے میں نے اپنے جوابات میں قرآن مجید کا سب سے زیادہ ذکر کیا۔ میں نے کہا کہ لوگ جس طرح کی باتیں کرتے ہیں۔ اسی طرح کا ماحول بننے لگتا ہے۔ کیونکہ بھی لوگ ایک دوسرے سے متاثر ہوتے ہیں اور غیر محسوس کن انداز میں ایک دوسرے سے سیکھتے رہتے ہیں۔ یہ علم النفسیات کا اہم مسئلہ ہے اس لیئے ہم سمجھتے ہیں کہ قرآن کی باتیں کرنے سے معاشرے میں قرآن کی باتوں کو فروغ ملتا ہے۔ اگر ہم لوگوں کو قرآن پر تدبر کرنے سے روک دیں گے تو لازمی لامحالہ نفسیاتی ردعمل یہ ہوگا کہ لوگ قرآن پر غور وفکر کرنا بند کر دیں گے۔ لیکن اگر ہم لوگوں میں بیٹھ کر قرآن کی کسی آیت پر اپنی تحقیق سنائیں گے تو سننے والوں میں بھی تحقیق کا ذوق پروان چڑھے گا اور وہ بھی چاہیں گے کہ قرآن کی کسی آیت پر کوئی تحقیق ہمیں بھی سنائیں۔ میں نے "ٹریفک کے مسئلہ پر کہا" کہ رحمٰن کے بندے زمین پر آہستگی، وقار اور غیر فخریہ انداز میں چلتے ہیں۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ وہی بندے، جب کسی گاڑی کو چلائیں تو چلنے کے سب آداب بھول جائیں۔ چونکہ گاڑی خود بخود نہیں چلتی، اسے کوئی بندہ چلاتا ہے۔ پس کسی گاڑی کی رفتار کو دیکھکر اس کے چلانے والے کے کردار کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ "صحت وصفائی" کے مسئلہ پر میں نے کہا کہ جس پیغمبر ﷺ کا جشن پیدائش منایا جارہا ہے۔ انکی تعلیمات کو روبہ عمل لایا جائے تو دنیا سے غلاظت اور گندگی کا خاتمہ ہو جائے۔ ذرا غور کیجئے کہ پیغمبر اسلام ﷺ نے اپنی دعوت قبول کرنے والوں کو سب سے پہلے نماز کا درس دیا۔ نماز بغیر پاکی بدن، بغیر پاکی ثوب (کپڑے) اور بغیر پاکی زمین کے نہیں ہوتی اور یہ کہ پھر اس پاکی اور صفائی کا دن میں پانچ مرتبہ خیال رکھنا پڑتا ہے، اس طرح صرف نماز کی ادائگی سے ہمیں کئی طرح کی پاکیزگیاں اور صفائیاں حاصل ہو جاتی ہیں۔

میں نے کہا کہ رسول اکرم ﷺ کا یوم ولادت تاریخ انسانیت کا ناقابل فراموش واقعہ ہے۔ اس واقعہ کی یاد منانا پوری انسانیت پر واجب ہے۔ مگر یاد رہے منانے کے مختلف طریقے ہو سکتے ہیں۔ مثلاً یاد منانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہو